سوال

(228)پہلے تشہد میں درود شریف پڑھنا چاہیے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پہلے تشہد میں درود شریف پڑھنا چاہیے یا نہیں جبکہ حدیث شریف میں اس طرح بھی ہے :

«اِنْ کَانَ فِیْ وَسَطِ الصَّلٰوةِ نَهَضَ حِیْنَ یَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِہِ» رواہ احمد عن ابن مسعود

''جب آپ نماز کے درمیان میں ہوتے تو آپ صرف تشہد پڑھ کر کھڑے ہوجاتے'' اس کا کیا مطلب ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلے قعدہ میں بھی درود پڑھنا چاہیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا --الاحزاب56

''اے ایمان والو تم بھی اس (نبی ﷺ) پر درود پڑھو اور اس پر سلام بھیجو''

کسی صحیح مرفوع حدیث میں درود کے بارے پہلے دوسرے قعدے میں فرق وارد نہیں ہوا رہی وہ حدیث جو آپ نے نقل فرمائی ہے تو وہ مرفوع نہیں موقوف ہے کیونکہ ''اِنْ کَانَ فِیْ وَسَطِ الصَّلٰوةِ'' الخ میں ضمیر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹتی ہے نہ کہ نبی کریم ﷺ کی طرف دلیل اس کی یہ ہے کہ یہی حدیث صحیح ابن خزیمہ ۱/۳۴۸ میں بایں الفاظ بھی آئی ہے ۔

«اَنَا اَبُوْطَاهِرٍ نَا اَبُوْبَکْرٍ نَا الْقُطْعِیْ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی نَا عَبْدُ الْاَعْلٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ کُنَّا نَحْفَظُه عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ کَمَا نَحْفَظُ حُرُوْفَ الْقُرْآنِ اَلْوَاوَ وَالْاَلِفَ فَاِذَا جَلَسَ عَلٰی وَرِکِهِ الْیُسْرٰی قَالَ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُه اَلسَّلاَمُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُه ثُمَّ یَدْعُوْا لِنَفْسِهِ ثُمَّ یُسَلِّمُ وَیَنْصَرِفُ»

''حضرت عبدالرحمن بن اسود بیان کرتے ہیں اپنے باپ (اسود) سے وہ فرماتے ہیں ہمیں عبداللہ بن مسعود نے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ ﷺ ان کو تشہد فی الصلوٰۃ سکھاتے اسود

کہتے ہیں ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس (تشہد) کو اس طرح یاد کرتے جس طرح ہم قرآن کے حروف واو، الف یاد کرتے پس جب آپ بیٹھتے اپنی بائیں ران پر تو کہتے تمام قولی، فعلی، مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں سلامتی ہو تجھ پر اے نبی ﷺ اور اس کی رحمت وبرکات ہوں۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے صالح بندوں پر میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں پھر اپنے نفس کے لیے دعا کرتے پھر سلام پھیرتے اور نماز سے پھرتے '' درمیانے قعدہ میں درود نہ پڑھنے پر گرم پتھروں والی حدیث سے بھی استدلال کیا جاتا ہے مگر وہ سنداً صحیح نہیں کیونکہ اس کی سند میں ابو عبیدہ ہے جس کا اپنے باپ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔ '' اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کا درود وسلام اپنے حبیب ﷺ تک پہنچانے کا بندوبست کیا ہوا ہے۔ (ابوداود المناسک، باب زیارۃ القبور حدیث ۲۰۴۱، ۲۰۴۲) تو جس طرح ہم اپنی خط وکتابت میں صیغہ خطاب کے ساتھ ایک دوسرے کو سلام بھیجتے ہیں اسی طرح ہمارا سلام بھی اللہ تعالیٰ ان تک پہنچا دیتے ہیں الغرض الفاظ تشہد (عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ) سے شرکیہ عقیدہ (آپ ﷺ کے عالم الغیب یا حاضر وناظر ہونے) کی قطعاً تائید نہیں ہوتی ''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج1ص197

محدث فتویٰ